1848-جدید آلات کے ذریعہ تجارتی معاہدے کرنے کا حکم

سوال

جدید ایجاد کردہ آلات مثلا فیکس، ٹیلی فون، ٹیلکس، اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ خرید وفروخت اور کرایہ وغیرہ کے معاہدے کرنے کا حکم کیا ہے، اور جب کہ عادتا معاہدے کی مجلس تو دفاتر یا دوکان اور مارکیٹ وغیرہ میں ہوتی تھی تو جدید آلات کے استعمال سے کس طرح ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

شروط شرعیہ کے ساتھ اور موانع کی غیر
موجودگی میں جب ایجاب وقبول ہو تو شرعی معاہدہ ہوجاتا ہے، اور خرید وفروخت کے
معاہدہ میں ایجاب وقبول کی مثال یہ ہے کہ : فروخت کرنے والا کہے کہ میں نے فروخت کیا
اور خریدار کہے میں نے اسے قبول کیا، اور اس ترقی کو دیکھتے ہوئے جو دور حاضر میں
ایک دوسرے سے رابطہ کرنے کے وسائل میں ہوچکی ہے اور جن وسائل کے ساتھ معاملات جاری
ہیں اور مالی معاملات میں تجارتی معاہدے بڑی تیزی کے ساتھ کیے جارہے ہیں، اور معاہدات
کی متعلق جو کچھ فقہاء نے کہا ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے کہ معاہدہ لکھ کر یا اشارہ
یا پھر ایلچی بھیج کر ہوتا ہے، اور جو یہ فیصلہ شدہ ہے کہ معاہدہ کرنے والے دونوں
فریق حاضر ہوں اور مجلس ایک ہی ہو—وصیت اور وکالت وغیرہ کے علاوہ—اور ایجاب و
قبول میں مطابقت ہو، اور ایسا کوئی کام صادر نہ ہو جس سے معاہدہ کرنے والے دونوں
فریقوں میں کسی ایک کا معاہدہ سے اعراض پر دلالت کرے، اور ایجاب وقبول کے مابین
موالاۃ بھی عرف کے مطابق ہوں، اسے دیکھتے ہوئے مندرجہ ذیل مقرر کیا گیا ہے :

اول :

جب کوئی معاہدہ دو غائب اشخاص کے
مابین ہو جو ایک جگہ پر جمع نہ ہوں اور نہ ہی ایک دوسرے کو بعینہ دیکھ رہے ہوں اور
نہ ہی ایک دوسرے کی بات سن رہے ہوں، اور ان دونوں کے مابین رابطہ کتابت، یا پھر خط
یا ایلچی کے ذریعہ ہو، اور یہ تار اور ٹیلکس اور فیکس اور کمپیوٹر کی سکرین پر بھی
منطبق ہوتا ہے، لہذا اس حالت میں اس وقت معاہدہ پایہ تکمیل تک پہنچے گا جب جب دوسری
طرف سے ارسال کیا گیا ایجاب قبول کرلیا جائے.

دوم :

جب ایک ہی وقت میں دونوں طرف سے
معاہدہ پورا ہوجائے اور وہ دونوں ایک دوسرے سے دور جگہ پر ہوں، اوراس طا اطلاق ٹیلی
فون، اوروائرلیس پر بھی ہوتا ہے، تو اس معاہدہ کو کرنے والے حاضر شمار کیے جائیں
گے، اوراس حالت پر وہ اصلی احکام لاگو ہونگے جو فقہاء کے ہاں اس مسئلہ میں مقرر
کردہ ہیں جن کا اشارہ الدیباجۃ میں کیا گیا ہے.

سوم :

جب ایجاب کے وقت ان وسائل کے ساتھ
کوئی عارض پیش آجائے تو اس مدت میں ایجاب پر ہی باقی رہے گا اوراسے رجوع کرنے کا
کوئی حق نہیں.

چہارم :

سابقہ قواعد وضوابط نکاح کو شامل
نہیں کیونکہ اس میں گواہوں کی شرط پائی جاتی ہے، اور قبضہ کی شرط سے بھی علیحدہ
نہیں ہوا جاسکتا، اورراس المال پہلے دینے کی شرط کی بنا پر بیع سلم بھی نہیں.

پنجم :

جس چیز میں کھوٹ یا جعل سازی اور
غلطی کا احتمال ہو اس میں ثبوب کے قواعد وضوابط پر عمل کیا جائے گا.